Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون ۲۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم منگل

قائمقام ایڈیٹر خورشید احمد

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۵/۳۰ | ۲۸ رجب سنہ ۱۳۹۶ھ ۲۷ وفا ہش ۱۳۵۵ ؁ ۲۷ جولائی سنہ ۱۹۷۶ء | نمبر ۱۷۱

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق تازہ اطلاع

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

لندن سے مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایم۔اے کی طرف سے بذریعہ کیبل گرام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق جو تازہ اطلاع محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی کے نام موصول ہوئی ہے اس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے:-

"لندن ۲۲ جولائی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت سفر کی معمولی تکان کے سوا خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

حضور کل گیارہ بجے صبح انشاء اللہ تعالیٰ یہاں سے واشنگٹن (امریکہ) روانہ ہو جائیں گے۔ حضور جملہ احباب جماعت کو السلام علیکم کی محبت بھری دعا دیتے ہیں۔

احبابِ جماعت حضور کی صحت و عافیت اور سفر کی کامیابی کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

غلام احمد"

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۷ وفا۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

"کل بخار تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے نارمل ہو گیا مگر خون میں انفیکشن ابھی کافی ہے۔ بے چینی اور ضعف بھی بہت ہے"

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد والحاح کے ساتھ بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو شفا عطا فرمائے اور آپ کے مبارک اور قیمتی وجود کو تادیر سلامت رکھے۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انوار و برکاتِ الٰہیہ کسی پر نازل نہیں ہو سکتے جب تک کہ وہ اطاعتِ رسول میں کھویا نہ جاوے

اس کے بغیر انسان کسی خود تراشیدہ طرزِ ریاضت اور جپ تپ سے اللہ تعالیٰ کا محبوب نہیں بن سکتا

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا میں آنے کی غرض و غایت تو صرف یہ تھی کہ دنیا پر اس خدا کا جلال ظاہر کریں جو مخلوق کی نظروں اور دلوں سے پوشیدہ ہو چکا تھا اور اس کی جگہ باطل اور بیہودہ معبودوں، بتوں اور پتھروں نے لے لی تھی اور یہ اسی صورت میں ممکن تھا کہ اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جمالی اور جلالی زندگی میں جلوہ گری فرماتا اور اپنے دستِ قدرت کا کرشمہ دکھاتا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کامل نمونہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے اور محبوبِ الٰہی بننے کا ہیں اِس لئے اللہ تعالیٰ نے صاف الفاظ میں فرما دیا کہ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم یعنی ان کو کہہ دو کہ اگر تم چاہتے ہو کہ محبوبِ الٰہی بن جاؤ اور تمہارے گناہ بخش دیئے جاویں تو اس کی ایک ہی راہ ہے کہ میری اطاعت کرو۔ یعنی میری پیروی ایک ایسی شئے ہے جو رحمتِ الٰہی سے ناامید ہونے نہیں دیتی۔ گناہوں کی مغفرت کا باعث ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا محبوب بنا دیتی ہے اور تمہارا یہ دعویٰ کہ ہم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں اسی صورت میں سچا اور صحیح ثابت ہو گا کہ تم میری پیروی کرو۔

اِس آیت سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ انسان اپنے کسی خود تراشیدہ طرزِ ریاضت و مشقت اور جپ تپ سے اللہ تعالیٰ کا محبوب اور قربِ الٰہی کا حق دار نہیں بن سکتا۔ انوار و برکاتِ الٰہیہ کسی پر نازل نہیں ہو سکتیں جب تک وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں کھویا نہ جاوے۔ اور جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں گم ہو جاوے اور آپؐ کی اطاعت اور پیروی میں ہر قسم کی موت اپنی جان پر وارد کر لے اس کو وہ نورِ ایمان محبت اور عشق دیا جاتا ہے جو غیر اللہ سے رہائی دلا دیتا ہے اور گناہوں سے رستگاری اور نجات کا موجب ہوتا ہے۔ اِسی دنیا میں وہ ایک پاک زندگی پاتا ہے اور نفسانی جوش و جذبات کی تنگ و تاریک قبروں سے نکال دیا جاتا ہے۔ اسی کی طرف یہ حدیث اشارہ کرتی ہے انا الحاشر الّذی یحشر النّاس علٰی قدمی یعنی میں وہ مُردوں کو اٹھانے والا ہوں جس کے قدموں پر لوگ اٹھائے جاتے ہیں۔" (الحکم ۲۴ جنوری ۱۹۰۱ء)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

جماعت احمدیہ کا مسلک یہ ہے کہ وہ حکومت وقت کی اطاعت اور قانون کے احترام کو ضروری سمجھتی ہے

ایک احمدی مسلمان کا فرض ہے کہ وہ نہ صرف خود فساد سے بچے بلکہ دوسروں کو بھی ایسا کرنے کی تلقین کرے

ہر ملک کے احمدی اپنے ملک کے وفادار شہری ہیں ان کے متعلق ملک سے غدّاری کا تصوّر تک نہیں کیا جا سکتا

دُعا کرو کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ملک کی مضبوطی، ترقّی اور خوشحالی کے سامان پیدا کرے

از سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۵ ہجرت ۱۳۵۵ ہش مطابق ۲۵ مئی ۱۹۷۶ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

(مرتبہ قریشی محمّد انور صاحب شاھد رُکن صیغہ زود نویسی ربوہ)

سُورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے درج ذیل حصّہ آیت کی تلاوت فرمائی:۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ۔ (النساء : ۶۰)

اس کے بعد فرمایا:۔

گذشتہ چند خطبوں میں مَیں نے جماعت کے شرعی اور قانونی حقوق کے متعلق کچھ کہا تھا آج مَیں ہر احمدی پر جو ذمّہ داریاں عاید ہوتی ہیں ان کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

انسان اپنے اندر دو پہلو رکھتا ہے ایک اس کے حقوق کے پہلو ہیں اور دوسرے اس کی ذمّہ داریوں کے پہلو ہیں۔ ذمّہ داریاں مختلف النوع اور مختلف قسم کی ہیں۔ عام ذمّہ داری جو ہر احمدی پر ہے اور ہر ملک کے ہر شہری پر ہے وہ مشترکہ ذمّہ داری ہے جس کو "شہری ذمّہ داری" کہا جاتا ہے یہ شہری حقوق کے مقابلہ میں آجاتی ہے اور دراصل یہ

حقوق کا ہی دوسرا رُخ

ہے کیونکہ ایک سوال ہوتا ہے حق کے لینے کا اور ایک سوال ہوتا ہے حق کے ادا کرنے کا۔ شہری ذمّہ داریوں میں سے ایک وہ ذمّہ داریاں ہیں جو کہ قانونِ وقت یا حکومتِ وقت شہریوں پر ڈالتی ہے اور ایک وہ ابدی ذمّہ داریاں ہیں جو شریعتِ اسلامیہ نے اسلام کی طرف منسوب ہونے والوں پر ڈالی ہیں شریعتِ اسلامیہ کی بہت سی ایسی ذمّہ داریاں ہیں کہ وہ اور قانونِ وقتی کی ذمّہ داریاں ایک ہی ہو جاتی ہیں کیونکہ اسلام انسانی فطرت کے مطابق مذہب ہے اور انسانی فطرت اسلام سے باہر پوری طرح نشوونما حاصل نہیں کرتی بلکہ اسلام کے اندر پوری نشوونما حاصل کرتی ہے اِس لئے اِسلام سے باہر جو شہری ذمّہ داریاں ڈالی جاتی ہیں وہ ناقص ہوتی ہیں اور وہ ادھوری رہتی ہیں۔ اِسلام نے زیادہ وسعت اور پھیلاؤ کے ساتھ انسان کو دوسرے انسانوں کے حقوق کی طرف توجہ دلائی ہے بہرحال شہری ذمّہ داریاں جو قانون کے ذریعہ سے شہریوں پر ڈالی جاتی ہیں وہ وقتی بھی ہوتی ہیں اور ہمیشہ کے لئے بھی۔ مثلاً ہمسایوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا یہ ہر شہری کی قانون یا معاشرہ کی طرف سے ذمّہ داری ہے یہ غیر اسلامی معاشرہ میں بھی ہے۔ چنانچہ جسے وہ مہذّب معاشرہ کہتے ہیں اس میں بھی وہ کہتے ہیں کہ اپنے ہمسایوں کا خیال رکھو۔ مَیں جب پڑھا کرتا تھا تو ایک دفعہ مَیں جرمنی میں سفر کر رہا تھا۔ اُس زمانے میں ہٹلر کی حکومت تھی جو کہ بڑا سخت ڈکٹیٹر تھا وہاں مجھے کسی سے یہ علم ہوُا کہ اگر رات کو آٹھ بجے کے بعد کوئی گھر والا زیادہ اُونچی آواز سے ریڈیو چلائے تو اگر اس کا ہمسایہ یہ شکایت کر دے کہ اس نے مجھے سونے نہیں دیا اور میرے آرام میں مخل ہوُا ہے تو قانون فوراً حرکت میں آجاتا ہے اور اگلے دن صبح پولیس پہنچ جاتی ہے۔ غرض دوسروں کا خیال رکھنا

قانون اور معاشرہ

کی طرف سے ذمّہ داری ہے۔ مَیں نے جو مثال دی ہے بعض ملک اس کا خیال رکھتے ہیں اور بعض نہیں رکھتے۔ مختلف حکومتوں میں تھوڑا بہت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرق ہوتا ہے، وہ بعض باتوں کا خیال رکھتی ہیں اور بعض کا نہیں بھی رکھتیں لیکن بہرحال حکومتِ وقت بھی دُوسروں کا خیال رکھتی ہے اور ہماری شریعت یعنی شریعتِ اسلامیہ بھی اِس بات کا خیال رکھتی ہے۔

انسان کے انسان پر بہت سے ایسے حقوق ہیں جن کے حصول کے لئے یا جن کی ادائیگی کے لئے امن کی ضرورت ہے۔ اگر امن عامہ نہ ہو تو وہ حقوق ادا نہیں ہو سکتے۔ اسی لئے حکومتیں فساد سے روکنے کی کوشش کرتی ہیں اور امن کا ماحول پیدا کرنے کی کامیاب یا ناکام کوششیں ہمیشہ ہر ملک میں ہوتی رہتی ہیں۔ اسلام نے بھی، اور در اصل صحیح معنی میں اسلام ہی نے فساد کے خلاف اور امن کے قیام کے لئے عظیم جہاد کیا ہے اور وہ لوگ جو نرے وحشی تھے، جو کہ ابتداء میں بھی قرآن کریم کے مخاطب ہوئے اسلام نے اُن کی زندگیوں میں ایک ایسا انقلاب بپا کیا کہ وہ وحشی سے انسان پھر با اخلاق انسان اور پھر با خدا انسان بن گئے۔ اور

با خدا انسان کا مطلب

یہ ہے کہ وہ دُوسروں کے حقوق کی ادائیگی کے لئے بہت باریکیوں میں جاتا ہے کیونکہ تقوای باریکیوں کا مطالبہ کرتا ہے چنانچہ انہوں نے باریکیوں میں جا کر اپنے ہمسایوں کا خیال رکھا اور اپنے بھائیوں کا خیال رکھا۔ بعض دفعہ وہ ایسی حدود میں داخل ہو گئے کہ دُوسروں نے انکا پیار کا مظاہرہ قبول کرنے سے بھی انکار کر دیا۔ مثلاً جب مسلمان مکّہ سے ہجرت کر کے مدینہ میں پہنچے تو اُن میں سے بعض اپنی بیویاں بھی پیچھے چھوڑ آئے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین و انصار کو بھائی بھائی بنا دیا تو کئی انصار بھائیوں نے مہاجر بھائیوں سے کہا کہ ہماری ایک سے زائد بیویاں ہیں ہم چاہتے ہیں، ہمارے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی ہے کہ ہم ایک بیوی کو طلاق دے دیں اور تم اُس سے شادی کر لو۔ بعض نے ورثے میں شرکت اور بعض نے مالی تحائف کے ذریعہ اپنی اس اخوّت کا مظاہرہ کیا۔ لیکن مہاجرین کی شرافتِ نفس اپنی جگہ تھی اور جہاں تک میرا حافظہ کام کرتا ہے انہوں نے شکریے کے ساتھ ان چیزوں کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ وہ آدھی آدھی دولت دینے کے لئے تیار ہو گئے تھے لیکن انہوں نے آگے سے جواب دیا کہ جو چیز خدا نے ہمیں دی ہے ہمیں اُس پر بھروسہ کرنے دو اور خدا کی عطا کردہ قوّتوں اور استعدادوں کو استعمال کرنے دو، اللہ تعالیٰ ہمارے حالات بدل دے گا۔ بعض نے صرف اتنا پیسہ قرض لے لیا کہ جس سے وہ ایک کلہاڑی خرید سکیں اور لکڑیاں کاٹ کر بیچنی شروع کر دیں۔ پھر یہی لوگ تھے جن میں سے بعض کے متعلق آتا ہے کہ انہوں نے مدینے کی منڈی میں ایک ایک دن میں کروڑ کروڑ روپے سے بھی زیادہ سامان کی خرید و فروخت کی۔ یہ تو اسلام کی خوبیوں کا بیچ میں ذکر آ گیا ہے اور آنا ہی چاہیئے تھا۔ مَیں بتا یہ رہا ہوں کہ انسان کے جو انسان پر حقوق ہیں ان میں سے جو شہری حقوق کہلاتے ہیں، اُن پر اسلام نے جس طرح روشنی ڈالی ہے اور اسلام نے جس طرح اپنے ماننے والوں کے دل و دماغ میں انقلاب بپا کیا کہ ان حقوق کو ادا کرنا ہے، وُہ دنیا کی حکومتیں نہیں کر سکیں۔ لیکن بہرحال جس نے اسلام کے حکم کے مطابق اور

اسلام کی شریعت

کے مطابق دُوسروں کے حقوق ادا کرنے ہیں وہ بہرحال حکومتِ وقت یا قانون وقتی کے مطابق بھی عمل کرے گا کیونکہ ان کا دائرہ تو چھوٹا ہے اور وہ اسلام کے وسیع دائرہ کے اندر خود بخود آجاتا ہے۔

فساد کرنے سے بھی اسلام نے روکا ہے کیں نے بتایا ہے کہ بُنیادی حکم ادائیگی حقوق شہریت ہے۔ اِس کے لئے اسلام نے دو حکم دئے ہیں۔ ایک یہ کہ خود فساد نہ کرو۔ اور دُوسرے یہ کہ یَنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ (هُود آیت ۱۱۷) کے مطابق دُوسروں کو فساد کرنے سے روکو۔ ایک یہ کہ خود ظلم نہ کرو اور دُوسرے یہ کہ دُوسروں کو ظلم کرنے سے روکو۔ ظلم کرنے سے روکنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ لاٹھی پکڑ لو اور اُن کو مارنا شروع کر دو بلکہ ایک ایسا معاشرہ قائم کرو کہ اس معاشرے میں کوئی شخص نہ ظلم کرنے کی جرأت کر سکے اور نہ فساد پیدا کرنے کی جرأت کر سکے۔ بہرحال ہر احمدی کا یہ فرض ہے کہ جس طرح وہ یہ خواہش رکھتا ہے کہ اُس کے حقوق اُسے ملیں اسی طرح وہ یہ جذبہ رکھے کہ جو دُوسروں کے حقوق ہیں وہ انکو ملیں۔ اور جہاں تک اسکی ذات کا تعلّق ہے وہ دوسروں کے حقوق کو ادا کرے اور جہاں تک اسکے ماحول اور اسکے زیر اثر طبقہ کا سوال ہے وہ یہ نگرانی کرے کہ اس کا ماحول اور معاشرہ ہر ایک کے حقوق کو ادا کرنے والا ہو۔ اِس سلسلے میں ہمیں بعض

بڑی خوشکن اور بڑی اچھی مثالیں

بھی ملتی ہیں۔ پس نہ صرف یہ کہ حق غصب نہ کرنے کا حکم ہے جو کہ فساد کے وسیع معنی کے اندر آجاتا ہے بلکہ ایک مسلمان پر اور ایک مسلمان احمدی پر یہ بھی ذمہ داری ڈالی گئی ہے کہ وہ ایسا ماحول اپنے گرد پیدا کرنے کی کوشش کرے کہ دوسرے بھی فساد کرنے سے باز رہیں۔ شہری ذمّہ داریوں میں سے امن کا قیام ایک بنیادی چیز ہے۔ ویسے تو سینکڑوں ذمّہ داریاں ہیں بلکہ شاید ہزاروں ہو جائیں کیونکہ جتنے حقوق ہیں انکے مقابلے میں اتنی ہی ذمّہ داریاں ہیں لیکن مَیں نے بطور مثال ایک بنیادی چیز یہ بتائی ہے کہ نہ صرف یہ کہ فساد نہیں کرنا بلکہ ایسا ماحول پیدا کرنا ہے کہ جو ہمارے اردگرد رہنے والے ہیں وہ بھی فساد سے اجتناب کرنے والے ہو جائیں اور اپنی ذمہ داری کو سمجھنے لگیں کہ

شہری حقوق کی ذمّہ داری

امن اور آشتی کے ماحول میں ہی ادا کی جا سکتی ہے فساد اور درندگی کے مظاہروں کے ماحول میں شہری حقوق ادا نہیں کئے جاتے نہ انکا ادا کیا جانا ممکن ہے پس شہری ذمّہ داریاں انسان انسان کے ہر قسم کے باہمی رشتوں سے تعلق رکھنے والی ہیں اور انکو شمار نہیں کیا جا سکتا لیکن خواہ قانون نے ان حقوق کی ادائیگی کی ذمّہ داری ایک شہری پر ڈالی ہو یا نہ ڈالی ہو اور نہ ڈالنے کی صورت میں اگر شریعت اسلامیہ نے وہ ذمّہ داری ایک احمدی مسلمان پر ڈالی ہو تو ان حقوق کو ادا کرنا ایک احمدی مسلمان کے لئے ضروری ہے۔

دُوسری ذمّہ داری جو ایک احمدی کی ہے اور جس کے متعلّق شروع سے ہی جماعت کی تربیت کی جا رہی ہے وہ یہ ہے کہ قانونِ ملکی کو کبھی اپنے ہاتھ میں نہیں لینا۔ ہمارے متعلّق LAW ABIDING PEOPLE کہا جا سکتا ہے کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہم قانون کی پابندی کرنے والے اور قانون کے مطابق اپنی زندگیوں کو گذارنے والے ہیں (آیت کا جو چھوٹا سا ٹکڑا میں نے سورۃ فاتحہ کے بعد پڑھا تھا، اس میں "اولی الامر" کے لفظ میں اس طرف اشارہ ہے کہ (تیسری بات جو میں کہنا چاہتا ہوں وہ بھی میں اسکے ساتھ ہی شامل کر لیتا ہوں) ایک تو ہم law abiding یعنی قانون کے پابند اور قانون کی اطاعت کرنے والے لوگ ہیں اور دوسرے جن کو قانون صاحب اختیار بناتا ہے ہم اُن کی اطاعت اور فرمانبرداری کرتے ہیں۔ یہ بھی اسی کے اندر آجاتا ہے۔ یعنی قانون کی اطاعت کرنا اور

قانون شکنی سے بچنا

ہی یہ تقاضا کرتا ہے کہ جن لوگوں کو قانون نے حکومت کا اختیار دیا ہو قانون کے اندر رہتے ہوئے اُن کی بھی اطاعت کی جائے۔ اُن کا یہ فرض ہے کہ وہ قانون کے خلاف کوئی کام نہ کریں اور قانون کے خلاف کوئی حکم نہ دیں اور ہر شہری کا یہ فرض ہے اور ہر احمدی کا خصوصاً (جن کو میں اسوقت مخاطب کر رہا ہوں) کہ وہ قانون شکنی نہ کریں اور قانون کو اپنے ہاتھ میں نہ لیں۔ یہ تو میں ذکر کے مطابق کہہ رہا ہوں ورنہ جماعت خدا کے فضل سے بڑی دیر سے اس میدان میں تربیت یافتہ ہے اور ۱۹۷۴ء میں اس نے اس کا اتنا شاندار مظاہرہ کیا کہ ۷۴ء گذرا اور اسکے بعد ایک اور سال ۷۵ء گذرا اور اب ۷۶ء میں ہم داخل ہو چکے ہیں ابھی تک (بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں سمجھ ہی نہیں آتی کہ احباب جماعت کے لئے یہ کیسے ممکن ہو گیا کہ اُس قسم کے حالات میں جبکہ اُن کے خلاف ہر طرف ایک آگ لگائی گئی تھی انہوں نے قانون کو اپنے ہاتھ میں نہیں لیا۔ اُن کیلئے سمجھنا مشکل ہے اُنکو تو ہم معذور سمجھتے ہیں لیکن ہمارے لئے لمبی تربیت کے بعد سمجھنا بھی آسان ہو گیا ہے اور اس پر عمل کرنا بھی آسان ہو گیا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ ظلم کے مقابلہ میں ظلم کرنے سے ایک ایسا سلسلہ شروع ہوتا ہے کہ جسکی کوئی انتہاء نہیں اور جو ختم ہونیوالا نہیں۔ لیکن الٰہی سلسلے وہ سدِ سکندری ہیں جو ظلم کے سامنے کھڑی ہو کر اسکو بند کر دیتی ہے۔ اگر ۷۴ء کے فسادات میں جماعت احمدیہ کا یہ ردّ عمل نہ ہوتا تو ایک تو جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لیتی، دوسرے فتنہ و فساد کا ایک اتنا لمبا سلسلہ چلتا کہ میں نہیں سمجھ سکتا کہ اسکے بعد ہمارا ملک باقی رہتا۔ لیکن اسوقت میں ملک کے متعلق بات نہیں کر رہا وہ بعد میں کرونگا۔ اسوقت میں یہ بات کر رہا ہوں کہ اولی الامر میں، صاحب امر میں دو چیزیں ہیں، ایک صاحب امر کا ہونا اور دوسرے امر کا ہونا۔ یعنی ایک تو قانون کو نافذ کرنے والے حاکم کا ہونا اور دوسرے قانون کا ہونا۔ پس

قانون کو ہاتھ میں نہیں لینا

اور جو حاکم وقت ہے جس کا یہ کام ہے کہ وہ اپنے ملکی قانون کے مطابق انسان انسان سے معاملہ کرے اس کی اطاعت کرنا ہے۔

لیکن اس آیت میں حاکم وقت کا جو ذکر ہے اسکے معنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ کئے ہیں کہ ضروری نہیں ہے کہ وہ مسلمان ہی ہو۔ کسی نے سوال کر دیا تھا کہ پھر "منکم" کا کیا مطلب ہوگا۔ آپ نے فرمایا کہ جو حاکم وقت ہمیں احکام شریعت کے خلاف حکم نہیں دیتا وہ "منکم" کے دائرہ کے اندر آجاتا ہے۔ یہ بڑا لطیف اور بڑا گہرا فلسفہ ہے لیکن اس لطیف اور گہرے فلسفہ پر میں اس وقت تفصیل سے روشنی نہیں ڈالوں گا۔ بہرحال آپ سُن لیں اور سمجھ لیں کہ غیر مسلم حاکم بھی اگر ہمیں احکام شریعت کے خلاف حکم نہ دے تو وہ بھی "منکم" میں آجاتا ہے۔ کیونکہ اسلام کی تعلیم صرف پاکستان کے متعلق تو نہیں ہے یہ تو ساری دُنیا کی حکومتوں کے متعلق ہے۔ اور ساری دُنیا میں احمدی بستے ہیں۔ پس "اولی الامر" اگر افریقہ کی ایک عیسائی حکومت ہو اور وہ اسلام کی شریعت کے احکام کے خلاف قانون بنانے والی نہ ہو تو اس کی اطاعت بھی ایسی ہی ضروری ہے جیسی کہ پاکستان میں

ایک مُسلمان حکومت کی اطاعت۔

لیکن اگر شریعت کے احکام کے خلاف کوئی حکم ہو۔ مثلاً افریقہ میں کوئی بُت پرست حکومت مسلمانوں کو یہ کہے کہ جو پتھر کے بُت ہم نے تراشے ہیں تم اُن کے سامنے سجدہ کرو۔ تو پھر اُس وقت اُس کا حکم نہیں ماننا۔ کیونکہ اطاعت اللہ کی اور اطاعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اولیٰ ہے اولی الامر کی اطاعت سے۔ اگر افریقہ کی کوئی حکومت یہ کہے کہ قبروں پر سجدے کرنا ضروری ہے۔ تو اُس وقت کوئی موحد مومن مسلمان یہ حکم ماننے کے لئے تیار نہیں ہوگا۔ لیکن اسوقت دُنیوی لحاظ سے انسان کے اندر اِس قسم کی سیاسی بیداری پیدا ہو چکی ہے کہ میرا نہیں خیال کہ کوئی حکومت اِس قسم کے آرڈر جاری کرے جو انسانی فطرت کے خلاف ہوں۔ اور جب میں کہتا ہوں کہ انسانی فطرت کے خلاف تو ساتھ ہی میں یہ بھی کہتا ہوں کہ شریعتِ حقہ اسلامیہ کے خلاف ہوں کیونکہ قرآن کریم فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْهَا (الروم آیت: ۳۱) کے مطابق اور انسانی فطرت کے عین مطابق آیا ہے۔ بہرحال یہ

بیداری پیدا ہو چکی ہے۔

اس بیداری میں عارضی طور پہ غنودگی بھی ہو سکتی ہے۔ اِس وقت میں جماعت کو جو چیز بتا رہا ہوں وہ یہ ہے کہ شروع سے لیکر اس وقت تک ہمارا مسلک یہ ہے کہ نہ قانون کو ہاتھ میں لینا ہے اور نہ حاکم وقت کی عدم اطاعت کرنی ہے بلکہ اُسکی اطاعت کرنی ہے اور تابعداری کرنی ہے اگر حکم اسلامی شریعت کے خلاف نہ ہو یعنی بالمعروف ہو۔

پانچویں بات اِس سلسلہ میں یہ ہے کہ احمدی جس جگہ بھی ہیں اور جس ملک کے بھی citizen (شہری) ہیں، وہ اپنے ملک کے وفادار ہیں۔ جہاں تک ہم اپنے آپ کو سمجھتے ہیں اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ہم اپنے آپ کو صحیح سمجھتے ہیں، ہم دھوکے میں نہیں۔ احمدی کے متعلق یہ تصور بھی نہیں کیا جا سکتا کہ وہ اپنے ملک سے غداری کرنے والا ہوگا۔ ہم تو یہ سمجھتے ہیں۔ گو کوئی ہماری ہنسی اُڑائے گا اور کوئی حقارت کی نگاہ ہم پر ڈالے گا لیکن جہاں تک ہماری سمجھ کا تعلق ہے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ حکومت کے استحکام کی اور حکومت کی ترقی کی اور حکومت کو غداریوں سے بچانے کی سب سے زیادہ ذمہ داری جماعت احمدیہ اور اس کے افراد پر ہے۔ اس کیلئے ہم ایک در بھی کھٹکھٹاتے ہیں اور یہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارا مشاہدہ ہے

کہ اللہ کے اس در کو جو کھٹکھٹاتا ہے اور دھونی رما کے وہاں بیٹھ جاتا ہے وہ خالی ہاتھ واپس نہیں کیا جاتا بلکہ اس کے لئے وہ دروازہ کھولا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے پیار کو دنیوی حسنات کے لحاظ سے بھی اور اُخروی حسنات کے لحاظ سے بھی وہ حاصل کرتا اور پاتا ہے بہرحال ہم اپنے ملک کی خاطر اس کی بقا کے لئے اس کے استحکام کے لئے اس وثوق کے ساتھ اور اس ایمان کے ساتھ خدا تعالیٰ کا در کھٹکھٹاتے ہیں کہ وہ محتاج انسانوں کی دعاؤں کو قبول کیا کرتا ہے اور جب وہ ہماری ان دعاؤں کو قبول کرے گا تو پاکستان کے حق میں ایک ایسی چیز ظاہر ہو گی، ہمارے ملک کو ایک ایسی چیز ملے گی جو کسی اور گروہ اور جماعت کے ذریعہ سے اسے نہیں مل سکتی۔ کیونکہ انہوں نے تو اس دروازہ کو ایسا بند کیا ہے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ یہ کھل ہی نہیں سکتا۔ بہرحال جو ہماری ذمہ داریاں ہیں اس وقت میں ان کے متعلق بات کر رہا ہوں۔ احمدی ملک کا غدار نہیں بلکہ وفادار ہے اہل ملک کی سوچ سوچ میں فرق ضرور ہے۔ سیاسی پلیٹ فارم اور منصوبوں میں بھی فرق ہے اور ہم تو سیاسی جماعت نہیں بلکہ مذہبی جماعت ہیں

دعائیں کرنا ہمارا فرض ہے

اور لوگ بھی دعائیں کرتے ہوں گے۔ مگر میں اپنے متعلق بات کر رہا ہوں ہم خدا سے کچھ حاصل کرتے ہیں اسی کے فضل سے نہ اپنی کسی خوبی کے نتیجہ میں اور ہمارا مشاہدہ ہے کہ وہ در کھولا جاتا ہے اس در کو ہم اور آپ صرف اپنی ذاتی بھلائی کی خاطر نہیں کھٹکھٹاتے نہ ہم اپنے خاندان یا اپنے قبیلے یا اپنے دوستوں کے لئے کھٹکھٹاتے ہیں بلکہ اس در کو جس سے ہم سب کچھ پاتے ہیں ـــ ہم اسلئے کھٹکھٹاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سامان پیدا کرے کہ ہمارا ملک مضبوط اور مستحکم ہو اور ترقی کرے اور اس میں خوشحالی کے سامان پیدا ہوں اور ایک

ایسا معاشرہ قائم ہو جائے

کہ جس میں ہر فردِ واحد کو دوسرے افراد کے حقوق دینے والے ہوں اور کوئی شخص مظلوم نہ رہے اور اس ماحول سے ظلم کا خاتمہ ہو جائے ہم اپنے ملک کے لئے ہمیشہ یہ دعائیں کرتے ہیں اور دعائیں کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔ ہمارے سینے اپنے ملک کے لئے

وفا کے جذبہ سے پُر

رہتے ہیں اور ہمارے سینے ہمیشہ ہی وفا کے جذبہ سے بھرے اور معمور رہنے چاہئیں ہم پر جو ذمہ داریاں ہیں اللہ تعالیٰ ان کی ہر پہلو سے ادائیگی کی ہمیں توفیق عطا کرے اور ہمارے وہ بھائی جن کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ہمارے حقوق ادا کریں اللہ تعالیٰ انکو توفیق دے کہ وہ ہمارے حقوق ادا کریں اور اللہ تعالیٰ ایسا ماحول پیدا کرے کہ ہر فردِ واحد، اس ملک کا ہر شہری ہر وہ شخص جو اس پاکستان میں بسنے والا ہے اس کے سارے حقوق اس کو ملنے لگ جائیں۔ اور پھر کوئی شخص بھی یہ محسوس نہ کرے کہ کچھ حقوق تھے اس کے جو غصب کر لئے گئے اگرچہ ہونے نہیں چاہئیں اس کی

جو اسے میسر نہیں، اور کچھ قوتیں اور استعدادیں تھیں اس کی جن کی صحیح طور پر نشوونما نہیں ہو سکی۔ بلکہ ہر شخص خوش باش اللہ تعالیٰ کی حمد کے ترانے گاتے گاتے اور حمد کے ترانے گاتے ہوئے ملکی ترقیات کی شاہراہ پر بھی آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے۔

اللھم آمین۔

اعلان

مکرم پروفیسر افضال احمد منیر ایم ایس سی قائد مجلس بہاولپور جہاں کہیں بھی ہوں۔ خاکسار سے یا مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ بہاولپور سے رابطہ قائم فرمائیں۔ مکرم پروفیسر صاحب سے بہت ضروری کام ہے

(رانا مبارک احمد قائد ضلع بہاولپور)

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ترجمان ماہنامہ "انصار اللہ"

ماہنامہ "انصار اللہ" مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ترجمان ہے اس رسالہ نے گزشتہ سولہ سال میں خدا تعالیٰ کے فضل سے تربیت کی ذمہ داری کو بڑے عمدہ رنگ میں پورا کیا ہے۔ قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے اس رسالہ کے متعلق فرمایا:۔ کہ

"یہ رسالہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑی قابلیت کے ساتھ لکھا جاتا اور ترتیب دیا جاتا ہے اور اس کے اکثر مضامین بہت دلچسپ اور دماغ میں جلاء پیدا کرنے اور روح کو روشنی عطا کرنے میں بڑا اثر رکھتے ہیں"

انصار اللہ کو چاہیئے کہ اس رسالہ کو ہر جہت سے ترقی دینے کی کوشش کریں اس رسالہ کی قیمت دس روپے سالانہ مقرر ہے۔ مجلس شوریٰ انصار اللہ ۱۹۵۹ء کے فیصلہ کے مطابق ہر مجلس اپنی گرانٹ میں سے کم از کم ایک رسالہ ضرور جاری کرے نیز جن خریدار احباب کے چندہ کی میعاد ختم ہو چکی ہے اُن کی خدمت میں یاددہانی کے کارڈ بھجوائے جا رہے ہیں جن کا چندہ ختم ہو چکا ہو ان کی خدمت میں ۔۔۔ درخواست ہے کہ ماہنامہ کے ساتھ تعاون فرماتے ہوئے اپنا اپنا چندہ اولین فرصت میں بھجوا دیں بروقت چندہ نہ ملنے کی صورت میں اگلا شمارہ بذریعہ وی۔ پی ارسال خدمت ہو گا۔

(مینیجر)

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ

خدام کا تینتیسواں مرکزی سالانہ اجتماع مورخہ ۲۲-۲۳-۲۴ر اکتوبر ۱۹۷۶ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار منعقد ہو گا۔ انشاء اللہ العزیز۔ بمطابق ارشاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث تمام مجالس کی نمائندگی لازمی ہے

(معتمد)

قائدین کرام مجالس خدام الاحمدیہ کی توجہ کیلئے

فہرست تجنید اور تشخیص بجٹ کیلئے فارم مجالس کو بھجوائے جا رہے ہیں مکمل تجنید اور مکمل تشخیص بجٹ ۱۵ ستمبر تک مرکز میں بھجوانے کیلئے ابھی سے ضروری کوشش فرمائیں۔ تاکہ آپ وقت کے اندر اندر مفوضہ کام سرانجام دے کر سرخرو ہو سکیں خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین

مہتمم مال

قائدین کرام مرکزی امتحانات کے حل شدہ پرچے فوراً بھجوائیں

(مہتمم تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ نکاح

مورخہ ۱۲ شہادت ۱۳۵۵ ہش (۱۲ اپریل ۱۹۷۶ء) بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت دو نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ حضور نے اس موقع پر جو خطبہ ارشاد فرمایا اس کا مکمل متن ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ (یوسف سلیم انچارج شعبہ زود نویسی ربوہ)

خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا:-

"اس وقت میں دو نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ ایک نکاح تو عزیزہ بچی امۃ الرشید صاحبہ کا ہے جو مکرم میجر عبد الحمید صاحب ساکن ربوہ کی صاحبزادی ہیں۔ انکا نکاح عزیزم طارق پرویز احمد صاحب فلائیٹ لفٹننٹ ابن مکرم چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی سے دس ہزار روپے مہر پر قرار پایا ہے۔ مکرم چوہدری علی محمد صاحب ہمارے بزرگ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بہت پرانے خادم ہیں اور میرے اساتذہ میں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے انہیں اپنے زمانہ میں سلسلہ کی بڑی خدمت کی توفیق دی ہے اور اب بھی باوجود بڑھاپے کے کوئی نہ کوئی کام کرتے رہتے ہیں اور ہماری عزیزہ امۃ الرشید صاحبہ ہیں تو میجر عبد الحمید صاحب کی بیٹی لیکن یہ میجر عبد الحمید صاحب واقفِ زندگی ہیں۔ انہوں نے بڑا لمبا عرصہ امریکہ میں تبلیغِ اسلام میں ایک واقفِ زندگی کی حیثیت میں اپنی زندگی کے دن گزارے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو توفیق دی کہ ان کے ذریعہ سے جاپان میں مشن یعنی تبلیغِ اسلام کی مہم کا آغاز کیا جائے۔ چنانچہ ان کے ذریعہ جاپان مشن کھلا اور اب وہاں ہمارے دوسرے مبلغ عطاء المجیب صاحب گئے ہوئے ہیں جو نسبتاً نوجوان ہیں وہ خدام الاحمدیہ کے صدر تھے انہوں نے میجر صاحب کی جگہ لی ہے اور اب وہ اپنا کام کر رہے ہیں پھر جس کو خدا توفیق دے گا وہ کام کرتا چلا جائے گا۔ بہرحال ہر دو باپ لڑکی کے بھی اور لڑکے کے بھی ہم سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ ہم دل کے ساتھ اور عاجزی کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور یہ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتے کو ہر دو خاندانوں کے لئے، جماعت کے لئے اور ساری دنیا کے لئے بہت ہی بابرکت کرے۔

دوسرا نکاح جس کا میں اس وقت اعلان کروں گا وہ عزیزہ بچی رفیقہ صداقت صاحبہ کا ہے جو مکرم ملک محمد رفیق صاحب ربوہ کی بیٹی ہیں ان کا نکاح بیس ہزار روپے مہر پر عزیزم مہر منیر اختر صاحب کملانہ ایڈووکیٹ جو مکرم مہر محمد نواب خاں صاحب مرحوم ساکن بستی دایام کملانہ ضلع جھنگ کے رہنے والے ہیں کے ساتھ قرار پایا ہے۔ میں ذاتی طور پر دولہا کے خاندان سے واقف نہیں لیکن مجھے بتایا گیا ہے کہ اس خاندان کے بعض احباب بڑے پرانے احمدیوں سے ہیں اور محمد رفیق صاحب جو ہماری بچی کے والد ہیں، فرقان کے زمانہ میں رضاکارانہ طور پر کام کرتے رہے ہیں فرقان بٹالین ان نوجوان احمدیوں پر مشتمل تھی جو حکومت کے کہنے پر اور حکومت کے ضرورت بتانے پر رضاکارانہ طور پر قریباً ہنستے کشمیر کے محاذ پر لڑنے کے لئے گئے تھے۔ یہ اس زمانہ کے رضاکار ہیں اور بطور افسر وہاں کام کرتے رہے ہیں۔ مجھے بھی اللہ تعالیٰ نے اس خدمت کی توفیق دی اور بہت عرصہ تک اس کا انچارج رہا۔ جنگ کے زمانہ میں بھی میں وہاں جاتا رہا ہوں۔ یہ جنگ ہمارے لئے تو ایک تماشا ہی تھی۔ میں بھی جنگ کا تماشا دیکھتا رہا ہوں۔ ایک دفعہ میں بعض دوستوں کو ساتھ لیکر گیا جو عمروں کے لحاظ سے بڑے بزرگ تھے۔ جس دن ہم محاذ پر پہنچے اُس دن شام تک ہندوستانی توپوں نے ہمارے "بنکرز" پر گولے نہیں برسائے۔ چھوٹے چھوٹے "بنکرز" گولہ باری کے دوران پناہ لینے کی جگہیں تھیں جو دو دو۔ تین تین فٹ اونچی بنائی گئی تھیں۔ اور ہندوستانی توپوں کے گولے انڈے کہلاتے تھے۔ میں نے کرنل حیات صاحب کو جو وہاں کے انچارج تھے کہا کہ میں مہمان لے کر آیا ہوں۔ آپ نے انڈوں کا کوئی انتظام نہیں کیا اور مہمان واپس ہو رہے ہیں۔ چنانچہ دشمن سے چھیڑ چھاڑ کی گئی۔ بس پھر کیا تھا دشمن نے جواب میں ہم پر خوب گولہ باری کی۔ ہمیں بہت لطف آیا تو یہ ملک محمد رفیق صاحب اس زمانے کے میرے رفیق ہیں۔ ان کی بچی جو میرے لئے بھی اپنی بچیوں کی طرح ہے۔ ان کا رشتہ عزیزم مہر منیر احمد ایڈووکیٹ کے ساتھ قرار پایا ہے اور یہ دوسرا نکاح ہے جس کا میں ابھی اعلان کروں گا۔"

ایجاب و قبول کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان رشتوں کے بہت ہی بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے حاضرین سمیت دعا کرائی۔

محترمہ فاطمہ صاحبہ آف چک منگلہ کا ذکر خیر

خاکسار کے خالہ زاد بھائی راؤ عبید اللہ صاحب منگلا کی اہلیہ محترمہ فاطمہ صاحبہ بقضائے الٰہی جمعرات مورخہ ۵/۷ کو چک منگلا میں وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ گو چند دن پہلے وہ سر درد کا دورہ محسوس کرتی تھیں اور علاج معالجہ بھی جاری تھا۔ لیکن یہ کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ یہ مرض جان لیوا ثابت ہوگا۔ مرحومہ مغفورہ جماعت چک منگلا کی ایک مخلص ترین خاتون تھیں۔ ان ایام میں انہوں نے اپنی پیاری بیٹی فردوس کو تعلیم عمر کلاس کے لئے ربوہ بھیجا ہوا تھا۔ چنانچہ ربوہ سے شام کو ان کی بچی کو اس وقت بلوایا گیا جبکہ ان کی والدہ کی روح پرواز کر چکی تھی مرحومہ کے وجود میں وہ تمام صفاتِ حسنہ موجود تھیں جو ایک احمدی مخلص خاتون کے اندر پائی جانی ضروری تھیں۔

ان کی عمر ۴۵ سال کے قریب تھی۔ انہوں نے اپنے پیچھے تین لڑکے اور دو لڑکیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ نماز جنازہ خاکسار نے مسجد احمدیہ چک منگلہ کے میدان میں پڑھائی اور ۱۲ بجے رات قبرستان چک منگلا میں دفن کیا گیا۔ مرحومہ نے خاکسار کے ذریعہ احمدیت قبول کی تھی اور خلافت سے خوب وابستگی تھی۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ انہیں اعلیٰ درجات جنت سے نوازے۔ آمین۔ اور برادرم عبید اللہ صاحب اور ان کی اولاد اور سارے خاندان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے۔ آمین

(عزیز الرحمٰن منگلا مربی ضلع سرگودھا)

درخواست دعا

مکرم محمد یعقوب صاحب صوبیدار میجر (ریٹائرڈ) راولپنڈی تعمیر مساجد کے لئے ۱۰۰/- روپے بطور شکرانہ ارسال کرتے ہوئے لکھتے ہیں

"اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے پسرم عزیز محمد اقبال ملک آف کینیڈا کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔" قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے (وکیل المال اول تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بچوں کی تربیت کا آسان اور مؤثر ذریعہ

اگر آپ حقیقتاً اپنے بچوں میں دینی رُوح پیدا کرنا چاہتے ہیں تو انہیں تشحیذ الاذہان پڑھنے کے لیے دیجیئے!

یہ دلچسپ اور نہایت پیارا رسالہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیرِ انتظام باقاعدگی سے ہر ماہ کی یکم تاریخ کو مرکز ربوہ سے شائع ہوتا ہے اور یقیناً اس قابل ہے کہ بچوں والا ہر احمدی گھرانہ اسے ضرور منگوائے۔

سالانہ قیمت دس روپے ہے

(مینجر ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ)

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

ماہنامہ **تحریکِ جدید** ربوہ

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر از جماعت دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیں۔

سالانہ قیمت -/۵ روپے

(مینجنگ ایڈیٹر)

اعلانِ نکاح

میری بیٹی عزیزہ شاہدہ بیگم کا نکاح مبلغ پانچ ہزار روپے مہر پر مسرور محمود احمد ابن شیخ محمد عبدالرشید صاحب حال اسلام آباد کے ہمراہ مکرم برکت اللہ محمود صاحب مربی سلسلہ احمدیہ مقیم ملتان نے مورخہ ۱۸ جولائی ۱۹۷۶ء کو میلسی میں پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔

(پیر عبدالرحیم کلاتھ مرچنٹ میلسی ضلع ملتان)

مایوس و پریشان مریض

نئے اور پرانے پیچیدہ امراض کے کامیاب علاج کیلئے تشریف لائیں یا تفصیلی علاماتِ مرض لکھ کر بذریعہ ڈاک علاج کروائیں!

ہومیوپیتھک ڈاکٹر ایس۔ اے۔ رحمٰن۔ آر۔ ایم۔ پی

شاہ ہومیوپیتھک سٹورز اینڈ ہسپتال ربازار۔ ربوہ

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے

پاک ٹمبر

۲۵۔ نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ **لاہور**

فون نمبر: ۶۲۶۱۸

کو ہمیشہ یاد رکھیں

ہر قسم کی کاروں اور جیپوں کی کمانیوں اور پٹوں نیز کاروں جیپوں کے سلنسر بکس اور سلنسر پائپ کے لئے ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیے

میاں بھائی آٹو سٹور

۱۰ منٹگمری روڈ۔ لاہور

انٹرنیشنل آٹو کارپوریشن چوک چوبرجی لاہور

فون نمبر سیل ڈپو ۶۳ ۲۶۳۱۱ ۔ فیکٹری ۳۳۱۸۳۶

فون نمبر گھر ۶۱۶۰۰۵ ۔ ۶۱۵۱۲۱

الفضل آپ کا واحد جماعتی روزنامہ ہے اس کی توسیع اشاعت اور مالی اعانت آپ کا فرض ہے۔ (مینجر)

ہر قسم کا سامان سائنس و اچھی نرخوں پر خریدنے کیلئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور

فون ۶۴۵۰

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

لِکُلِّ دَاءٍ شِفَاءٌ

(حدیث نبویؐ)

There is a CURE for every disease. you have only to search.

مفصل معلومات اور لٹریچر مفت حاصل کریں۔

کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی

ربوہ۔ فون ۶۰۶ / ۶۰۷

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے اپنے معروف ادارہ

گلوب ٹمبر کارپوریشن

(گورنمنٹ کنٹریکٹر)

۲۶۔ نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ۔ لاہور پر

تشریف لائیے!

فون نمبر ۶۰۲۲۰ / ۵۳۴۲۰ رہائش ۶۲۹۳۰

سونے اور چاندی کے اعلیٰ معیاری ۵ و ۶ روپی زیورات

نیز

مغلیہ دور کے کندن کے اعلیٰ ڈیزائن بنانے کے لئے

نیو راحت علی جیولرز

غلام احمد اینڈ برادرز۔ اکبر بازار شیخوپورہ۔ فون نمبر ۳۶۸۱

کو یاد فرمائیے

مطب

اپنی جملہ طبی ضروریات اور طبی مشورہ کے لئے ہمارے شفاخانہ اور مطب کی طرف رجوع کریں۔ اوقات صبح ۸ بجے سے ایک بجے تک، شام ۴ بجے سے ۸ بجے تک ہیں۔ باہر کے احباب مفصل حالاتِ بیماری لکھ کر مشورہ حاصل کر سکتے ہیں۔

حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان مرحوم

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ۔ فون ۴۸۴۴۲

خورشید یونانی دواخانہ

اور

حکیم خورشید احمد ممتاز الاطباء رجسٹرڈ طبیب درجہ A

مطب

اپنی جملہ طبی ضروریات اور طبی مشورہ کے لئے دواخانہ اور مطب کی طرف رجوع فرمائیں

مینجر خورشید یونانی دواخانہ و مطب گولبازار ربوہ۔ فون ۵۳۸

احمدیہ ٹریول ایجنسی

امریکہ۔ ہالینڈ۔ مغربی جرمنی۔ ڈنمارک۔ لندن۔ سوئٹزرلینڈ اور مڈل ایسٹ کے لئے ہوائی اور بحری رعائتی ٹکٹوں کی بکنگ نیز ویزا کے حصول کے لئے

آج ہی رجوع فرمائیں

انڈس ٹریول سروس

ٹرانسپورٹ ہاؤس بالمقابل فلیٹی ہوٹل لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک ضروری تحریک

(مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب ایم۔ اے ناظر ضیافت صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

"وَسِّعْ مَکَانَکَ" کے الٰہی ارشاد کی تعمیل میں ہر سال ہی جلسہ سالانہ کے موقع پر مہمانانِ کرام کے قیام کے لئے رہائش کے انتظامات کو وسیع کیا جاتا ہے اور ہر سال ہی یہ محسوس کیا جاتا ہے کہ رہائش کے انتظامات ناکافی ہیں اور ان میں وسعت پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔

امسال حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں فیصلہ کیا گیا ہے کہ جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے مہمانانِ کرام کی رہائش کے لئے بیرکس کی تعمیر کا سلسلہ شروع کیا جائے۔ بعض جماعتوں کی رہائش کی ضرورت اور اس کے مطابق بیرکس کی تعمیر پر خرچ کا اندازہ کر کے امراءِ اضلاع کو اطلاع دی جا چکی ہے اور امراءِ اضلاع کی طرف سے جماعتوں کے ذمہ رقوم لگائی جا رہی ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور حتی الوسع جلد نقد ادائیگی فرمائیں۔

اس غرض کے لئے خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں ایک امانت بنام "تعمیر بیرکس جلسہ سالانہ ۹۸۵۵/۲۷-۷۶" کھلوا دی گئی ہے۔ جملہ رقوم بنام افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ مذکورہ امانت میں جمع ہونے کے لئے ارسال فرمائیں اور اس کی اطلاع افسر صاحب جلسہ سالانہ ربوہ کو کی جائے۔ سرِدست جن اضلاع کے لئے بیرکس کی تعمیر کا فیصلہ کیا گیا ہے اُن کے نام حسب ذیل ہیں۔

لاہور، شیخوپورہ۔ گوجرانوالہ، گجرات، جہلم، کیمبلپور، ملتان، ساہیوال۔ ڈیرہ غازیخان۔

لائلپور، جھنگ۔ ہزارہ۔ خیرپور (ڈویژن) حیدرآباد (ڈویژن) لاڑکانہ۔

لجنہ اماء اللہ کی بیرکس کی تعمیر کے لئے محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ الگ تحریک فرما چکی ہیں۔

فوری ضرورت

مغربی افریقہ کے سیکنڈری سکولوں میں ایسے ایم۔ ایس سی اساتذہ کی فوری ضرورت ہے جنہوں نے ریاضی، فزکس، کیمسٹری میں سے کسی مضمون میں کم از کم سیکنڈ ڈویژن حاصل کی ہو۔ ایم۔ ایڈ، بی۔ ایڈ اور تعلیمی تجربہ رکھنے والے ایم۔ ایس سی اساتذہ کو ترجیح دی جائے گی۔ خدمتِ دین کا جذبہ رکھنے والے احباب اپنی درخواستیں ڈگریوں کی فوٹو سٹیٹ نقول کے ساتھ ارسال کریں۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں۔ ربوہ)

ہر قسم کا

کاغذ، بکس بورڈ اور گتّہ

بارعایت خریدنے کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں اور دعا فرمائیں

مقبول پیپر مارٹ گنپت روڈ لاہور۔ فون ۶۳۸۴۹

گھر:۔ ملک عبداللطیف ستکوہی۔ فون ۶۲۵۱۶

جامعہ احمدیہ میں واقفینِ زندگی طلباء کا داخلہ

امسال جامعہ احمدیہ میں واقفینِ زندگی طلباء کے داخلہ کا انٹرویو انشاء اللہ موسمی تعطیلات کے بعد ہوگا۔ انٹرویو کی تاریخ کا اعلان بعد میں عنقریب کر دیا جائے گا۔

جامعہ احمدیہ میں طلباء کی تعداد بڑھانے کے لئے مجلس مشاورت ۱۹۶۱ء میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ:۔

"ہر ضلع کی جماعت ۲۵۰ چندہ دہندگان پر کم از کم ایک میٹرک پاس طالب علم برائے تعلیم بھجوائے۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:۔

"ہمارے احمدی نوجوان زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنی زندگیاں خدمتِ دین کے لئے وقف کریں اور یہاں مرکز میں رہ کر تربیت حاصل کریں اور اس کے بعد بیرونِ پاکستان تبلیغِ اسلام کا فریضہ ادا کریں۔ اِس وقت ایک تو ہمارا طریق جامعہ احمدیہ میں داخل کر کے باقاعدہ مربی بنانے کا ہے لیکن جس تعداد میں نوجوان جامعہ احمدیہ میں داخل ہوتے ہیں اور ایک لمبے عرصہ تک تعلیم ختم کر کے وہ باقاعدہ مربی بنتے ہیں اُسے دیکھتے ہوئے مَیں سمجھتا ہوں کہ وہ ہماری ضرورت کے ہزارویں حصہ کو بھی پورا نہیں کرتے۔" (الفضل ۸ جون ۱۹۶۶ء)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔ ایف۔ اے، بی۔ اے، ایم۔ اے پاس نوجوان بھی داخل کئے جاتے ہیں۔

اُمید ہے کہ تمام ضلعوں کے امراء کرام طلباء کو زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں داخل ہونے کی تلقین فرمائیں گے۔ اِس سلسلہ میں کما حقہٗ کوشش فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

خاکسار
ناظر تعلیم

احمدی بھائیوں کی اپنی دکان

نیو پاک جیولرز

۱۲ ذیلدار روڈ۔ اچھرہ۔ لاہور

فون: ۴۱۰۹۷۴

ہر قسم کے خالص سونے و چاندی کے مضبوط و پائیدار زیورات بنانے کا

واحد مرکز

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

کی

دیدہ زیب انگوٹھیاں اور سندھی و فینسی کوکے ہر وقت دستیاب ہیں

پروپرائٹر

میاں عظیم قادر اینڈ سنز

ضروری اطلاع

مکرمی شریف احمد صاحب بھٹی اب ہمارے ادارے سے علیحدہ ہو گئے ہیں۔ اب وہ ہماری طرف سے کسی قسم کا لین دین کرنے کے مجاز نہیں ہیں۔

میاں اصغر علی حصہ دار

گلوب ٹمبر کارپوریشن ۲۶ نیو ٹمبر مارکیٹ۔ لاہور

خالص شہد ـــ تازہ عرق

ـــ اور ـــ

عمدہ مربہ جات

ـــ نیز ـــ

اپنی جملہ طبّی ضروریات

کے لیے

دواخانہ خدمتِ خلق ربوہ

کو یاد رکھیں